REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۲۹ ۔ تار کا پتہ : ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

بعد بخشنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
خطبہ نمبر ۵ ″
بیرون پاکستان سالانہ ۵۵ روپے

۲۷ محرم ۱۳۸۲ ھ

جلد ۵۱/۱۶ ۔ یکم وفا ۱۳۴۱ ھ ش ۔ یکم جولائی ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۵۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳۰ ۔ جون بوقت ۸ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کل عصر کے وقت بے چینی کی تکلیف زیادہ رہی ۔ اس وقت طبیعت اللہ کے فضل سے اچھی ہے ۔

احباب جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور اقدس کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

عقل انسانی آسمانی نور اور بصیرت کی محتاج ہے

نادان ہے وہ شخص جو یہ سمجھتا ہے کہ محض عقل سے سب کچھ حاصل کیا جا سکتا ہے

"وہ آدمی جو کسی تریاقی صحبت میں رہے اور اس طرح رہے جو رہنے کا حق ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو ایسے زہروں سے بچا لیتا ہے اور یہ بات کہ انبیاء علیہم السلام کی یا آسمانی نور کی ضرورت کیوں ہوتی ہے ؟ بہت صاف امر ہے ۔ دیکھو آنکھ میں بھی ایک روشنی اور نور ہے لیکن وہ سورج کی روشنی کے بغیر دیکھ نہیں سکتی ۔ آنکھ خدا نے دی ہے ساتھ ہی دوسری روشنی بھی پیدا کر دی ہے ۔ کیونکہ یہ نور دوسرے نور کا محتاج ہے ۔ اسی طرح اپنی عقل جب تک آسمانی نور اور بصیرت اس کے ساتھ نہ ہو کچھ کام نہیں دے سکتی ۔ نادان ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم مجرد عقل سے بھی کچھ حاصل کر سکتے ہیں ۔ خدا نے جو طریقہ مقرر کیا ہے اس کو حقارت کی نگاہ سے مت دیکھو ۔"

(الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۱ء)

"انسان کسی زکی النفس کی امداد کے بغیر سلوک کی منزل کو طے نہیں کر سکتا ۔ اسی لئے اس کے انتظام و انصرام کے لئے اللہ تعالیٰ نے کامل نمونہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھیجا اور پھر ہمیشہ کے لئے آپ کے پیچھے جانشینوں کا سلسلہ جاری فرمایا .... جیسے یہ ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جو کسان کا بچہ نہیں ہے نلائی (گوڈی، نیتی) کے وقت اصل درخت کو کاٹ دے گا ۔ اسی طرح پر یہ زمینداری جو روحانی زمینداری ہے کامل طور پر کوئی نہیں کر سکتا جب تک کسی کامل انسان کے ماتحت نہ ہو جو تخم ریزی ۔ آبپاشی ۔ نلائی کے تمام مراحل طے کر چکا ہو ۔ اسی طرح سے معلوم ہوتا ہے کہ مرشد کامل کی ضرورت انسان کو ہے ۔ مرشد کامل کے بغیر انسان کا عبادت کرنا اسی رنگ کا ہے ۔ جیسے ایک نادان و ناواقف بچہ ایک کھیت میں بیٹھا ہوا اصل پودوں کو کاٹ رہا ہے اور اپنے خیال میں سمجھتا ہے کہ وہ گوڈی کر رہا ہے ۔ یہ گمان ہرگز نہ کرو کہ عبادت خود ہی آ جائے گی ۔ نہیں جب تک رسول نہ سکھلائے انقطاع الی اللہ اور تبتل کی راہیں حاصل نہیں ہو سکتیں ۔"

(الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب علاج کیلئے لاہور تشریف لے گئے

ربوہ ۳۰ جون ۔ محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ڈاکٹری مشورہ کے تحت بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے ہیں احباب آپ کی صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں

محترم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین کی علالت

لندن سے محترم بشیر احمد صاحب رفیق بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مبلغ سپین محترم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر ڈاکٹری مشورہ کے تحت ہسپتال میں داخل ہو گئے ہیں ۔ عنقریب ان کا اپریشن ہونے والا ہے ۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب کرے اور آپ کو کامل صحت عطا فرمائے ۔

ربوہ کا موسم

ربوہ ۳۰ جون ۔ کل ربوہ میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۱۳/۱ ۔ اور دوپہر تک شدید گرمی رہی ۔ تیسرے پہر آندھی آ جانے کے بعد موسم خوشگوار ہو گیا ۔ کچھ بارش بھی ہوئی ہے ۔ جس کی وجہ سے ہوا میں خنکی پیدا ہو گئی ۔ آج صبح مطلع صاف ہے ۔ گرمی کی شدت میں خاصی کمی ہو گئی ہے ۔

تحریک خاص کے متعلق اعلان

یکم مئی ۱۹۶۱ء سے تحریک خاص ختم کر دی گئی ہے ۔ لہٰذا عہدیداران سے گزارش ہے کہ پچھلے سالوں کے بقایاجات اگر کوئی ہوں تو وہ وصول کر کے جتنی جلدی ہو سکے مرکز میں بھجوانے جائیں ۔

(ناظر بیت المال)

ایڈیٹر : روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
یکم جولائی ۱۹۶۲ء

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی پیدائش بغیر باپ کے ہوئی تھی

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے :-

"حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی نے انبالہ سے آئے ہوئے ایک خط کا تذکرہ کیا۔ کہ کشتی نوح کے اس حصہ کو پڑھ کر جو الحکم میں شائع ہوا ہے۔ انبالہ سے ایک مخلص دوست لکھتے ہیں کہ مسیح کے بھائی بہنوں کا جو حضرت اقدس نے ذکر کیا ہے اس سے شبہ ہوتا ہے کہ یوسف گویا مسیح کا باپ بھی تھا" اس پر آپ نے فرمایا :-

"ہم مسیح کو بن باپ پیدا ہوا مانتے ہیں اور ہماری کتابوں، رسالوں اور اخبار کی بہت سی تحریروں میں لکھا جا چکا ہے اور ہم اس بات کو کیا کریں کہ یہ تاریخی غلطی مسلمانوں میں پیدا ہوئی ہے جو صحیح تاریخ سے ثابت ہے کہ مریم کا یوسف کے ساتھ نکاح ہو گیا تھا اور پھر اس سے اولاد بھی ہوئی تھی ہم نے تو اس اولاد کا ذکر کیا ہے اور اسی قسم کی غلطی واقعہ صلیب کے متعلق ہے، مسیح کو صلیب دئے جانے کے دردناک قصّے موجود ہیں اور ان علماء کے نزدیک وہ چھت پھاڑ کر اڑ گئے اب اس میں کس کا قصور ہے یہ تو ان کو بالکل خدا بنانا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ بشریت ان کے پاس نہ آ جاوے۔

اور ایسا ہی حضرت مریم کو ساری عمر بتول ٹھہرانا کہ انہوں نے نکاح نہیں کیا بڑی غلطی ہے۔ ان تاریخی امور سے ہم انکار نہیں کر سکتے مسیح کی نسبت ہمارا یہی مذہب ہے کہ وہ بن باپ پیدا ہوئے

والتی احصنت فرجھا

مولوی مبارک علی صاحب نے عرض کیا کہ حضور اس امر کی تائید میں کہ مریم علیہ السلام نے ساری عمر نکاح نہیں کیا۔ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ قرآن میں آیا ہے۔ والتی احصنت فرجھا۔ فرمایا :-

محصنات تو قرآن شریف میں خود نکاح والی عورتوں پر بولا گیا ہے۔ - والمحصنات من النساء اور التی احصنت فرجھا کے معنے تو یہ ہیں کہ اس نے زنا سے اپنے آپ کو محفوظ رکھا یہ کہاں سے نکلا کہ اس نے ساری عمر نکاح ہی نہیں کیا۔

مسیح کے آیۃ اللہ ہونے میں کوئی خصوصیت نہیں ہے جو خدا تعالےٰ کی طرف سے آتا ہے وہ آیت اللہ ہی ہوتا ہے۔ براہین احمدیہ میں مجھے مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے لنجعلک آیۃً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی آیت تھے مسیح کی کوئی خصوصیت اس میں نہیں۔ عزیرؑ بھی آیت اللہ تھے"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد ۳ صفحہ ۲۷۷ و ۲۷۸)

ان باتوں کو پیش نظر رکھ کر اب "اخوت" کا جو عیسائیوں کا اخبار ہے ایک حوالہ ملاحظہ ہو

ہمیں کسی جماعت نے لاہوری احمدی جماعت کا ماہ مئی ۱۹۶۲ء کا ماہنامہ "روح اسلام" دیا جس کے چند مضامین سے ہمیں اختلاف ہے۔ "اخوت" کی اس اشاعت میں ہم اس ماہنامہ کے مضمون بعنوان "خداوند یسوع مسیح کی پیدائش" کے پہلے حصہ پر چند سطور لکھنے پر اکتفا کریں گے

مذکورہ مضمون لاہوری احمدی پارٹی کے لائق و فائق مرزا المعصوم بیگ صاحب ایڈیٹر "لائٹ" کے زور قلم کا نتیجہ ہے اس میں آپ نے خداوند یسوع مسیح کی پیدائش کے فوق الفطرت ہونے کی سخت تردید کی ہے اور اس بات پر زور دیا ہے کہ مرد اور عورت کے جنسی فعل کے بغیر یہ بات ناممکنات میں سے ہے۔

احمدی عالم نے اپنے خیال کی تائید میں آل عمران کی مندرجہ ذیل آیت کو سند کے طور پر پیش کیا ہے۔ اذ قالت الملئکۃ یٰمریم ان اللہ یبشرک بکلمۃ منہ اسمہ المسیح عیسی ابن مریم وجیھا فی الدنیا والاخرۃ ومن المقربین ویکلم الناس فی المھد وکھلا ومن الصلحین۔ قالت رب انی یکون لی ولد ولم یمسسنی بشر قال کذالک اللہ یخلق ما یشاء اذا قضی امرا فانما یقول لہ کن فیکون ٥

مندرجہ بالا آیات سے تو خداوند یسوع مسیح کی فوق الفطرت پیدائش کی تردید نہیں ہوتی بلکہ قرآن کریم تو اس کی تائید فرما رہا ہے۔ ہم مرزا صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ عربی گرامر کی رو سے ہمیں ان آیات سے خداوند یسوع مسیح کی فوق الفطرت پیدائش کی تردید کر کے دکھائیں۔ عربی دان لوگ اچھی طرح ان آیات کے مفہوم کو جانتے ہیں۔

قرآن کریم کے صریح بیان کو تو احمدی مبلغ صاحب رد نہ کر سکے اس لئے آپ مضمون کے اگلے حصہ میں مسلم مفسرین کو کوسنے بیٹھ گئے ہیں کہ انہوں نے ان آیات کی تفسیر ان کی جماعت کی منشاء کے مطابق نہیں کی۔ فرماتے ہیں۔

"مفسرین نے اس آیت کے معنے اور مطلب بیان کرنے میں کسی قدر عجوبہ پسندی سے کام لیا ہے اور بعض نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ حضرت مسیح بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے گویا اللہ تعالےٰ نے اپنے اس مستقل قانون کو توڑ کر کہ انسان کو جو مرد اور عورت کے اختلاط سے پیدا کرے گا۔ حضرت مسیح کو بغیر باپ کے پیدا کر دیا دراصل یہ اُن خیالات کا اثر تھا جو عیسائی حضرات، جب وہ اسلام میں جوق در جوق داخل ہوئے تھے اپنے ساتھ لائے تھے اور وہ خیالات رفتہ رفتہ کتابوں اور تفسیروں میں سرایت کر گئے تھے۔ بات تو بالکل صاف اور سیدھی تھی اگر آج بھی کسی کنواری عورت کو جسے مرد نے چھُوا نہ ہو۔ بیٹے کی بشارت دی جائے تو وہ بھی یہی کہے گی جو حضرت مریم نے کہا تھا کہ مجھے کسی بشر نے چھُوا نہیں۔ میرے بیٹا کیسے ہو سکتا ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ آئندہ بھی اسے بشر نہیں چھُوئے گا یہ تو گذشتہ وقت کا ذکر تھا کہ مجھے ابھی تک کسی بشر نے چھُوا نہیں۔ حضرت مریم ہیکل میں رہتی تھی اور جس وقت فرشتہ ان پر ظاہر ہوا۔ انہیں یہ بھی علم نہ تھا کہ ان کی شادی ہونے والی ہے"۔

ہم نے "اخوت" کا یہ پورا حوالہ درج کر دیا ہے۔ ساتھ ہی ہم "اخوت" کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا عقائد کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ قرآن کریم سے واضح یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے تاہم تاریخ اور انجیل سے بھی واضح ہوتا ہے کہ آپ کا نکاح بعد میں یوسف نامی ایک شخص سے ہو گیا تھا جس سے حضرت مریم صدیقہ کے اور بھی اولاد ہوئی۔ اس طرح یہ خیال درست نہیں ہے کہ آپ ہمیشہ کنواری رہیں۔

قرآن کریم نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی پیدائش کی مثال "آدم" کی پیدائش کے ساتھ دی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنی قدرت کاملہ سے پہلے انسان کو بغیر ماں اور باپ کے پیدا کیا تھا۔ اسلئے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو اس نے بغیر باپ کے پیدا کیا

یہاں اس امر کا ذکر کر دینا ضروری ہے کہ دراصل انجیل ہی نے یہ مغالطہ پیدا کیا ہے کہ یوسف حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا بھی باپ تھا چنانچہ متی کی انجیل میں جو یسوع کا نسب نامہ دیا ہے اس میں یسوع کو داؤد کی نسل سے ثابت کرنے کے لئے آخری شخص "یوسف" ہی دکھایا ہے۔ جس کے ساتھ حضرت مریم صدیقہ کا بعد میں نکاح ہو گیا تھا۔

تمام مسلمانوں کا از روئے قرآن مجید یہی عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے مگر یورپ کے نیچری دین کے زیر اثر بعض مسلمان دانشمندوں نے بھی یوسف کو آپ کا باپ بتایا ہے جو دلیل مرزا معصوم بیگ نے دی ہے یہ وہی دلیل ہے جو نیچری دیتے ہیں حالانکہ ابھی حال ہی میں خود یورپ میں ایسی عورتوں کے بیان شائع ہو چکے ہیں۔ جن کے ہاں بغیر جنسی ملاپ کے بچے پیدا ہوئے ہیں۔

تاہم اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام میں الوہیت آ گئی تھی قرآن کریم نے ان کی بڑے زور سے تردید کی ہے اس لئے مسیحیوں کا اس عقیدہ کو پیش کر کے یسوع کی الوہیت اور ابنیت اسلام ثابت کرنا بے معنی ہے۔ اس طرح جہاں ہم "اخوت" کا اس امر میں تائید کرتے ہیں کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام بن باپ کے پیدا ہوئے تھے وہاں ہم اس بات کی بھی بڑے زور سے تردید کرتے ہیں کہ اسی وجہ سے آپ (نعوذ باللہ) خدا تعالےٰ یا خدا تعالےٰ کا بیٹا بن گئے تھے۔ نفخ روح اللہ تو ہر انسان میں ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے الذی احسن کل شیء خلقہ وبدا خلق الانسان من طین ثم جعل نسلہ من سللۃ من ماء مھین۔ ثم سوّٰہ ونفخ فیہ من روحہ الخ (سورہ سجدہ آیت ۸ تا ۱۰)

یعنی وہ جس نے ہر اس چیز کو احسن بنایا جس کو اس نے پیدا کیا اور انسان کی پیدائش کو کیچڑ سے شروع کیا پھر اس کی نسل ذلیل پانی

(باقی صفحہ ۔ پر)

تبلیغ اسلام

احمدی مبلغین بہائیوں کی ایک مجلس میں

از مکرم ملک جمیل الرحمٰن صاحب رفیق مبلغ ٹانگانیکا مشرقی افریقہ

دارالسلام کے اخبار ٹانگانیکا سٹینڈرڈ میں ایک اعلان نظر سے گزرا کہ ۲۰ مئی کو بہائیوں کا ایک اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں شمولیت کے لئے دعوت عام ہے۔ ہم نے بھی اس اجلاس میں شمولیت کا ارادہ کیا۔ چنانچہ ٹانگانیکا کے مشنری انچارج مکرم مولانا محمد منور صاحب فاضل مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب مبلغ سلسلہ اور خاکسار وقت مقررہ پر یہاں کے ایک بہائی ڈاکٹر Farhsumand کی قیامگاہ پر پہنچے جہاں یہ اجلاس ہونا تھا۔ یہ بہائی ڈاکٹر اور ان کے داماد اس اجلاس کے محرک تھے۔ جماعت دارالسلام کے سیکرٹری تبلیغ مکرم افتخار احمد صاحب ایاز بھی وہاں تشریف لے آئے۔ تعارف کے بعد سلسلہ گفتگو شروع ہو گیا۔ اجلاس کی کارروائی کے آغاز میں ابھی چند منٹ باقی تھے۔ مکرم مولانا صاحب نے ان سے استفسار کیا۔ کہ بہائی شریعت نے اگر قرآنی شریعت کو منسوخ کر کے اس کی جگہ لے لی ہے تو ضروری ہے کہ اس شریعت میں اسلامی شریعت کی نسبت کچھ کمی یا زیادتی ہو۔ اور اگر ایسی صورت نہ ہو تو پھر کسی نئی شریعت کی ضرورت بھی باقی نہیں رہتی۔ ہم چاہتے ہیں کہ بہائی شریعت کے بعض ایسے احکام معلوم کریں جو قرآن کریم میں موجود نہ ہوں۔ اس پر ان کی طرف سے کہا گیا کہ ایسے بہت سے احکام بہائی شریعت میں موجود ہیں جو اسلامی شریعت سے زائد ہیں ابھی اس پر مزید گفتگو نہیں ہوئی تھی کہ اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہو گیا۔ پہلے تو انہوں نے عبادت کے طور پر چند کلمات خدا تعالے کی ثنا میں پڑھے۔ پھر ایک افریقن بہائی نے تقریر شروع کی۔ اجلاس کے صدر بھی ایک افریقن بہائی تھے۔ کارروائی انگریزی زبان میں تھی۔ مقرر نے اپنی تقریر میں یہ بھی ذکر کیا کہ اجلاس سے قبل جو سوال کیا گیا تھا اس کا جواب یہ ہے کہ بہائی شریعت اپنے احکام میں اسلامی شریعت سے ممتاز ہے۔ مثلاً "انسانی اخوت و اتحاد" کی ایسی عدیم المثال تعلیم بہائی شریعت نے پیش کی ہے۔ جو کسی دوسرے مذہب میں موجود نہیں۔

تقریر کے اختتام پر صدر مجلس نے سامعین کو تقریر سے متعلق یا عمومی رنگ میں بہائیت سے متعلق سوالات کی اجازت دی تو خاکسار کھڑا ہو گیا اور کہا کہ مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ آپ نے اس مجلس میں اپنے شکوک، اعتراضات اور استفسارات پیش کرنے کا موقعہ دیا ہے۔ سو میں کہنا چاہتا ہوں کہ مقرر صاحب نے کہا ہے۔ کہ اسلامی تعلیم سے زائد بات بہائی شریعت میں انسانی اخوت کی پائی جاتی ہے۔ لیکن یہ بات تو اور بھی بعض مذاہب میں موجود ہے اور اسلامی تعلیم میں تو بالخصوص بڑے زور کے ساتھ انسانی مساوات اخوت اور اتحاد کی تعلیم دی گئی ہے۔ پس ہمارا سوال اب بھی قائم ہے۔ اور ہم پھر پوچھتے ہیں کہ بہائی شریعت کی امتیازی تعلیم کا ایک حصہ پیش کیا جائے۔ لیکن یہ بھی یاد رہے کہ محض کسی نئے حکم کا دیا جانا اس وقت تک بے حقیقت ہے۔ جب تک کہ اس میں کوئی عظیم الشان حکمت پنہاں نہ ہو۔ پس آپ بہائی شریعت میں سے کوئی ایسی بات پیش کریں جو انسانی ترقی کے لئے ضروری ہو۔ مگر اس کا ذکر قرآن کریم میں موجود نہ ہو۔ میں امید کرتا ہوں کہ مقرر صاحب ضرور کوئی ایسا حکم پیش کریں گے لیکن بہائی تعلیم کی ایک نئی بات میں خود ہی پیش کر دیتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں لکھا ہے ان عدۃ الشھور عنداللہ اثنا عشر شھراً کہ خدا کے نزدیک مہینوں کی تعداد ۱۲ ہے۔ مگر بہائی شریعت میں یوں درج ہے۔ کہ ان عدۃ الشھور عنداللہ تسعۃ عشر شھراً یعنی خدا کے نزدیک مہینوں کی تعداد ۱۹ ہے۔ اب دیکھئے یہاں قرآن کریم بعینہٖ دہرا دیا گیا ہے۔ سوائے اس فرق کے کہ ۱۲ کی بجائے انیس لکھ دیا ہے۔ اب یہ بات قرآن کریم سے ضرور مختلف ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ ۱۲ کی بجائے ۱۹ مہینے سال کے کرنے میں کونسی حکمت ہے۔ اور پھر ہر مہینہ میں ۱۹ دن رکھے گئے ہیں۔ اسی طرح سال میں ۱۹×۱۹=۳۶۱ دن ہوئے۔ حالانکہ سورج کے گرد زمین کی گردش ۳۶۵/۳۶۶ دن میں مکمل ہوتی ہے۔ اگر بقیہ ۴ یا ۵ دن کے متعلق کہا جائے کہ وہ عید کے دن ہیں تو یہ کوئی معقول بات نہیں ہوگی۔ کیونکہ ان دنوں کو بہرحال تقویم میں شامل کرنا پڑے گا اس طرح سال کے ۲۰ مہینے بن جائیں گے جن میں سے ۱۹ تو ۱۹-۱۹ دن کے ہوں گے اور بیسواں چار یا پانچ دن کا۔

پھر علاوہ ازیں ایک استفسار یہ بھی ہے کہ باب نے قرآن کریم کے مقابل پر جو شریعت پیش کی تھی۔ اس کے متعلق کہا تھا کہ یہ شریعت اس وقت نافذ ہوگی۔ جب ایک مظہر من اللہ مبعوث ہوگا۔ اس سے ظاہر ہے کہ بابی شریعت کے لکھے جانے کے ساتھ ہی قرآن کریم کے نسخ کا دعوے نہیں کیا گیا۔ بلکہ جب مظہر من اللہ کے آنے پر اس شریعت کا نفاذ ہوگا۔ اس وقت قرآن کریم کے نسخ کا سوال پیدا ہوگا۔ اب بہاء اللہ صاحب نے (جو مظہر من اللہ ہونے کے مدعی ہیں) اس بابی شریعت کو نافذ کیا ہی نہیں بلکہ اپنی نئی شریعت (بہائی شریعت) پیش کر دی پس بابی شریعت جو آج تک ایک لمحہ کے لئے بھی نافذ نہیں ہوئی۔ وہ کس طرح قرآن کریم کو منسوخ کر سکتی ہے؟

ایک سوال میری طرف سے یہ بھی ہے کہ جہاں تک تو اس زمانہ میں ایک مامور کی ضرورت کا سوال ہے۔ ہم آپ سے متفق ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ اس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے بھی ماموریت کا دعوے فرمایا ہے۔ اور آپ کہتے ہیں کہ بہاء اللہ اس زمانہ میں مامور ہے۔ پس دو مدعی ہوتے اب ہمیں کیسے مانیں۔ صداقت کا کوئی معیار ہونا چاہئے۔ جس پر پرکھ کر مدعی کی صداقت شناخت کی جا سکے۔

خاکسار جب سوالات کر کے بیٹھ گیا تو ڈاکٹر Farhomand نے یہ بھانپ لیا کہ ان سوالات کا جواب دینا مقرر صاحب کے بس کی بات نہیں۔ اس لئے انہوں نے صدر مجلس سے اجازت لی کہ مقرر کی جگہ انہیں جواب دینے کی اجازت دی جائے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ انسانی اخوت کی تعلیم بے شک دوسرے مذاہب میں بھی موجود ہے۔ مگر بہائی تعلیم میں اس پر بہت زور دیا گیا ہے (گویا انہوں نے خود تسلیم کر لیا کہ یہ تعلیم بہائیت نے پہلی دفعہ پیش نہیں کی) پھر کہا کہ سال میں بے شک بہائیت نے ۱۹ ماہ مقرر کئے ہیں۔ اور اس طرح جو چار یا پانچ دن بچتے ہیں۔ ان میں ہم صدقہ و خیرات کرتے ہیں اور غریبوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ یہ تو ایسا ہی ہے جیسا کہ اسلامی تقویم میں مہینہ ۲۹½ دن کا ہوتا ہے۔ اور سال میں ۸-۱۰ دن کی کمی ہو جاتی ہے یعنی شمسی تقویم کے لحاظ سے جس کے مہینے ۳۰/۳۱ دن کے ہوتے ہیں۔ پس اگر بہائی تقویم پر اعتراض ہو سکتا ہے۔ تو اسلامی تقویم پر بھی ویسا ہی اعتراض ہو سکتا ہے۔ اس اعتراض کا بودا ہونا بالکل واضح ہے۔ تقویم دو ہی طرح کی ہو سکتی ہے۔ یعنی شمسی اور قمری۔ اگر تقویم شمسی ہوگی۔ تو اس میں سورج کو مدنظر رکھنا پڑے گا۔ اور زمین سورج کے گرد گردش کے ۳۶۵/۳۶۶ دن کا خیال رکھنا ضروری ہوگا۔ لیکن اگر تقویم قمری ہو تو اس میں چاند کو مدنظر رکھنا ضروری ہوگا۔ اور چاند کی گردش میں ۳۶۵ ۳۶۶ دن کا کوئی تعلق ہی نہیں۔ قمری نظام قانون قدرت کا مقرر کردہ ہے۔ جس میں مہینوں کی تقسیم قانون قدرت نے کی ہے۔ ۲۹½ دن کے بعد چاند نکل کر پچھلے مہینہ کے اختتام اور اگلے مہینہ کے شروع ہو جانے کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ اسلام نے چاند کو اس طرح نکلنے پر مجبور نہیں کیا قمری نظام ایک قدرتی نظام ہے۔ اسلام نے صرف یہ کیا ہے کہ روزوں اور حج جیسی عبادات کے لئے اس قدرتی قمری تقویم کو اپنا لیا ہے۔ اور اس کا مقصد یہ ہے تاکہ روزے اور حج کے موسم بدل بدل کر آئیں۔ کبھی روزے گرمیوں میں آئیں تو کبھی سردیوں میں اور کبھی بہار میں تو کبھی خزاں میں

اس طرح حج بھی مختلف موسموں میں چکر کھاتا رہے اور ایسی عبادات ہر موسم میں ادا کی جا سکیں۔ بہرحال قمری تقویم کا تعلق چاند سے ہے سورج سے نہیں۔ اس لئے اس تقویم کے لئے ۳۶۵-۳۶۶ دن کا مدنظر رکھا جانا کچھ حقیقت نہیں رکھتا لیکن بہائی تقویم کی بنیاد سورج

یوم ماہنامہ انصاراللہ ۱۵ جولائی کا دن ماہنامہ "انصاراللہ" کے خریدار بڑھانے میں صرف کیجئے۔ سالانہ چندہ پانچ روپے صرف — قائد عمومی انصاراللہ مرکزیہ ربوہ

پر ہے اس لئے وہاں ۶۶ء ۳۶۵ دن کا حساب رکھنا ضروری ہے اور اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے محض نکالی جاتی تقویم میں ۵ یا ۶ دن صدقات و خیرات کے لئے مقرر کر دیئے گئے ہیں پس یہاں یہ اعتراض بجا طور پر کیا جا سکتا ہے۔

بابی شریعت کے قرآنی شریعت کو منسوخ نہ کر سکنے کے متعلق جو سوال کیا گیا تھا اس کا جواب ان کی طرف سے کوئی نہ دیا گیا بلکہ دوبارہ یاد کرانے پر بھی ٹال گئے اور مدعی ماموریت کے معیار صداقت کے سوال کو لے کر یہ جواب دیا کہ اس زمانے میں آنے والے مامور نے صاحب شریعت ہونا تھا قرآن کریم کی جگہ نئی کتاب لانا تھی مگر حضرت مرزا صاحب کوئی نئی شریعت نہیں لائے بلکہ قرآن کریم ہی کے پیرو ہیں اور ان کی جماعت کا کام بھی اسلام ہی کی تبلیغ و اشاعت ہے اس لئے آپ اس زمانہ کے مامور نہیں ہو سکتے ہاں بہار اللہ چونکہ نئی شریعت لائے ہیں اس لئے وہی سچے ہیں ہمارے استفسار کے جواب میں انہوں نے کہا کہ قرآنی شریعت کے منسوخ ہونے کی طرف قرآن کریم کی اس آیت میں اشارہ پایا جاتا ہے

یدبر الامر من السماء
الی الارض ثم یعرج الیہ
فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ
مما تعدون "

یعنی ایک ہزار سال کے بعد قرآن آسمان پر واپس چلا جائے گا یعنی منسوخ ہو جائے گا خاکسار نے کہا کہ اس آیت کا یہ مطلب ہرگز نہیں بلکہ یہاں اسلامی سولت کے بعد مسلمانوں کے تنزل کے آغاز کی طرف اشارہ ہے اور یہ ذکر ہے کہ ایک ہزار سال تک یہ تنزل انتہا تک پہنچ جائے گا۔ یعنی اسلام کا صرف نام اور قرآن کا صرف نقش باقی رہ جائے گا لیکن عمل مفقود ہو جائے گا اور قرآن کریم میں دوسری جگہ ذکر ہے کہ تب آنحضرت صلعم کا ایک بروز آ کر پھر اسلام کو دنیا میں قائم کرے گا اور احادیث میں صاف مذکور ہے کہ جب ایمان ثریا ستارے پر چلا جائے گا تب ایک فارسی الاصل پھر اسے وہاں سے اتار لائے گا یعنی پھر اسلام کی ترقی کے لئے ایک مامور مبعوث ہوگا پس اس آیت میں اسلامی شریعت کے نسخ کی طرف اشارہ نہیں بلکہ مسلمانوں کی شوکت جاتے رہنے کی پیشگوئی ہے۔ چنانچہ بالکل اسی طرح ہوا مسلمان کمزور ہو گئے اور پھر خدا تعالےٰ نے حضرت احمد علیہ السلام کو مبعوث کیا اور احمدیت کے ذریعہ اب اسلام پھر پھیلنا شروع ہو گیا ہے اور دنیا کے مختلف ممالک میں ہمارے تبلیغی مشن

قائم ہیں۔ میری اس تشریح پر انہوں نے کہا کہ یہ آپ کی تشریح ہے ہم تو اس کی وہی تشریح کریں گے جو ہم نے بیان کی ہے۔ خاکسار نے کہا کہ آیت کے الفاظ سے ہرگز آپ کی تشریح کی تصدیق نہیں ہوتی اور نہ ہی آپ کی تشریح قرآن کریم کی دوسری آیتوں کے مطابق ہے

اس موقعہ پر میں عمومی رنگ میں تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ آپس کے باہمی تنازعات کو پرامن طور پر قرآن کریم کی روشنی میں حل کریں اور کم از کم ان اختلافات کی بنا پر ایک دوسرے کو واجب القتل اور کافر و فاسق قرار دینے سے اجتناب کریں کیونکہ غیر مسلموں کے ہاتھ میں یہ بہت بڑا ہتھیار ہے جسے وہ ہر موقعہ پر اسلام کے خلاف چلاتے ہیں بہائیوں کے ساتھ گفتگو کے دوران کی طرف سے بار بار یہ کہا گیا کہ مسلمانوں کا تفرقہ اس بات کا ثبوت ہے کہ قرآنی تعلیم ناقص ہے میں نے ان کے سامنے خود بہائیت میں تفرقہ کی مثالیں رکھی تھیں مگر بہر حال یہ کوئی اچھی بات نہیں کہ ایک اسلامی فرقہ دوسرے کے خلاف بغض و کینہ اور دشمنی کے جذبات رکھے اور پھر ان کا اظہار کرے جبکہ قرآنی تعلیم کی روشنی میں ہر تنازع کو حل کیا جا سکتا ہے

'یدبر الامر' والی آیت پر مکرم مولٰنا محمد منور صاحب نے بھی تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ احمدیت کے ذریعہ اب یہ تنزل پھر ترقی میں بدل جائے گا اس پر بہائی دوست نے کہا کہ آپ کی تعداد ہی کیا ہے کہ آپ لوگ اسلام کو دنیا میں پھیلا سکیں مسلمانوں کا غالب حصہ تو آپ کے مخالف ہے اور اسلام کی تبلیغ سے غافل ہے اس لئے اسلام نہیں پھیلے گا بلکہ بہائیت ہی دنیا کا مذہب ہوگا۔ جب انہوں نے احمدیت کے تھوڑے ہونے کی بات کی تو کچھ جھینپ سے گئے غالباً اپنی حالت کا خیال آ گیا ہوگا کیونکہ ان کے اس اجلاس میں بچے عورتیں اور مرد ملا کر (چار احمدیوں کو چھوڑتے ہوئے) کل تعداد ۹ تھی جن میں سے ۲ افریقن بھائی تھے اور باقی سات افراد خود ڈاکٹر [illegible] ہی کے خاندان کے افراد تھے۔ اجلاس کے شروع ہونے سے قبل ڈاکٹر صاحب نے مکرم مولٰنا محمد منور صاحب سے وعدہ کیا تھا کہ وہ بہائیت پر لٹریچر آپ کو دیں گے لیکن جب سوال و جواب میں یہ صورت انہوں نے دیکھی تو لٹریچر کا وعدہ کسی اور دن پر ایفاء کے لئے ملتوی کر دیا اگلے ہی دن مکرم مولٰنا صاحب پھر جا پہنچے لیکن انہوں نے کہا کہ آپ جمعرات کو تشریف لاویں اس دن ہم ضرور آپ کو اپنا لٹریچر دیں گے چنانچہ جمعرات کو مکرم مولٰنا

اور خاکسار پھر ان کے پاس گئے مگر ڈاکٹر صاحب نے صاف کہہ دیا کہ ہم لوگ احمدی مشنریوں کو اپنا لٹریچر نہیں دے سکتے کیونکہ جو کچھ آپ کو ہمارے متعلق پہلے سے علم ہے اس کی وجہ سے بھی آپ اعتراض کرتے جا رہے ہیں اس لئے آپ کو لٹریچر دینا کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا اور میرے ساتھیوں نے بھی مجھے یہی مشورہ دیا ہے اس لئے میں معذرت کرتا ہوں کیونکہ نہ آپ بہائی ہو سکتے ہیں اور نہ میں احمدی ـــــ اس پر مولٰنا صاحب نے کہا کہ یہ آپ کا نظریہ ہوگا ہمارا نظریہ اس سے مختلف ہے سچائی جہاں سے بھی ملے انسان کو بڑھ کر لے لینی چاہیئے

بہر حال اس ساری گفتگو سے میں نے تجربہ کے بعد یہی نتیجہ نکالا کہ اسلام کی حقانی تعلیم کے سامنے مذاہب باطلہ ہرگز ہرگز نہیں ٹھہر سکتے۔ اللہ تعالےٰ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہم میں مبعوث فرما کر ہمیں ایسے دلائل مہیا فرما دیئے ہیں کہ کوئی مخالف اسلام ان کے مقابل پر ٹھہر نہیں سکتا۔"

درخواستہائے دعا

م میری والدہ صاحبہ کو عرصہ تقریباً ایک ماہ سے گر کر چوٹیں آ جانے کی وجہ سے سخت تکلیف ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(بشیر احمد چک ۱۶۶ مراد چشتیاں)

م میں کمر کے درد کی وجہ سے عرصہ ۲ ماہ سے بیمار ہوں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ عاجز کو صحت عطا فرمائے

(خاکسار محمد عبداللہ خاں حلقہ صدر کراچی ۱)

م میرا بھتیجہ مرگی کے دوروں کی وجہ سے بیمار ہے احباب عزیز کی صحت کے لئے دعا فرماویں (سعید اختر تلہ صوبہ سنگھ)

م میرے والد صوبیدار عبدالرحمن صاحب ولد شیخ محمد نصیب صاحب مرحوم پر ۱۶ ار جون بروز ہفتہ فالج کا حملہ ہوا ہے۔ احباب جماعت دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (ملک فضل الرحمن خانقاہ ڈوگراں)

م میری ہمشیرہ صاحبہ عرصہ دس سال سے بیمار ہیں کافی علاج کرایا مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(طالب دعا بنیاض اکرم چوہدری از بادوڑہ)

بندہ کی اہلیہ بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ اس کو شفاء عاجلہ اور صحت کاملہ عطا کرے،

{ حکیم صوفی دین محمد۔ احمدیہ دار الشفاء
{ سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

بقیہ لیڈر صفحہ ۲ سے آگے

کے خلاصہ سے بنائی پھر اس کو ٹھیک ٹھاک کیا اور اس میں اپنی روح پھونکی وغیرہ۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مسیح ناصری علیہ السلام کی پیدائش کی مثال آدم کی پیدائش سے دی ہے۔ ہم نے اوپر بیان کیا ہے کہ متی کی انجیل میں جو شجرہ نسب دیا گیا ہے وہ یسوع کو حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد ثابت کرنے کے لئے دیا گیا ہے حالانکہ یوسف کو جو اس شجرہ کا آخری شخص ہے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی پیدائش کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اگر یسوع کی والدہ کا شجرہ ملایا جاتا تو پھر بھی کوئی بات تھی لہذا جو مغالطہ آپ کی پیدائش کے متعلق لگتا ہے اس کی ایک بڑی بنیاد انجیل کا یہ شجرہ نسب بھی ہے

سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب مسیح ناصری علیہ السلام کی پیدائش بھی آدم کی پیدائش کی طرح ہے اور دوسرے انسانوں سے ان کو نفخ روح اللہ کے بارے میں کوئی فوقیت نہیں ہے تو آپ کو بغیر باپ کے پیدا کرنے میں کیا حکمت ہے۔ اس میں واقعی حکمت ہے ہمارا یقین ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام پر موسوی سلسلۂ انعام ختم کر دیا گیا ہے اور نیا سلسلہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے شروع کیا گیا ہے حضرت عیسٰے علیہ السلام گویا دونوں سلسلوں کے درمیان فارق ہیں ماں کی طرف سے آپ بنی اسرائیل ہی میں شامل ہیں مگر باپ کی طرف سے نہیں اور چونکہ نسل باپ کی طرف منسوب ہوتی ہے مسیح ناصری علیہ السلام کو والد کی طرف سے آدم کی پیدائش کا نمونہ بنایا گیا ہے کہ اب انعام یافتگان کی نئی نسل کی ابتداء ہونے والی ہے اور پچھلی نسل منقطع ہو چکی ہے۔ اس طرح اگرچہ مسیح ناصری علیہ السلام کی پیدائش عام قاعدہ سے مختلف نظر آتی ہے مگر ہم اس کو ایک لحاظ سے فوق الفطرت نہیں کہہ سکتے کیونکہ آدم کی پیدائش فطرت ہی میں داخل ہے اور بعض مغربی عورتوں کا بغیر باپ کے بچے جننا بھی اس کی تائید کرتا ہے اس لئے نیچریوں کا استدلال بھی غلط ٹھہرتا ہے کہ بغیر باپ کے پیدائش غیر فطری ہے غیر فطری ہونا الگ بات ہے اور شاذ و نادر ہونا الگ بات ہے کئی انسان ہیں جو شادیاں کرتے ہیں مگر بچے نہیں ہوتے جس طرح ہم اس کو غیر فطری نہیں کہہ سکتے اسی طرح شاذ و نادر کے طور پر عورت کا بغیر باپ کے بچہ جننا بھی غیر فطری نہیں ہے۔

تاریخ اسلام

شاہان اسلام کی رواداریاں

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

(۲)

محاصل کا ۳ فیصد برہمنوں کیلئے

محمد بن قاسم کی رواداری کا ایک ثبوت یہ ہے کہ ان کو جب یہ معلوم ہوا کہ راجہ چچ اور راجہ داہر کے زمانے میں ملکی محاصل کا تین فیصد ان برہمنوں کے لئے مخصوص ہوتا تھا تو محمد بن قاسم نے اعلان کیا کہ برہمنوں کا یہ حق بھی تسلیم کیا جاتا ہے اب بھی ملکی محاصل کا ۳ فیصد برہمنوں کے لئے مخصوص ہوگا۔ (تاریخ ہند از ہاشمی وغیرہ)

دیوانی و فوجداری معاملات

دوسرا اہم مسئلہ دیوانی و فوجداری معاملات کا تھا۔ اگر محمد بن قاسم چاہتا تو ہندوؤں کو بھی اسلامی قوانین کا پابند بناتا۔ مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ اس نے یہ فیصلہ کیا کہ مسلمانوں کی تعزیرات اور معاملات کا فیصلہ قاضی شریعت اسلامی قوانین کے مطابق کرے گا اور ہندوؤں کی تعزیرات و معاملات کا فیصلہ ایک ہندو پنچایت کرے گی۔ اسی لئے محمد بن قاسم کے زمانے ہی سے قومی پنچایت کو اہمیت حاصل ہو گئی۔ (تاریخ ہند از ہاشمی)

یہ پہلا موقعہ تھا کہ آج سے لگ بھگ تیرہ سو سال پہلے متحدہ ہندوستان کے ایک علاقے پر جو اب مغربی پاکستان کہلاتا ہے مسلمانوں کی حکومت قائم ہوئی اور غیر مسلموں کو اسلامی حکومت کا ایک نمونہ دکھایا گیا۔ مسلمانوں کی سیاست نے غیر مسلموں کے دلوں پر کتنا اثر کیا اس کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ جب محمد بن قاسم سندھ سے واپس ہوا تو علاقہ "کیراج" کے لوگوں نے اس کا بت بنایا اور اس کی پوجا شروع کر دی۔ واللہ اعلم

خیر محمد بن قاسم تو ہندوستان سے چلا گیا مگر وہ اپنی رواداری اور رعایا پروری کے ذریعہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان اتحاد و دوستی کا تعلق قائم کر گیا۔

مسلمانوں کی تین سو سالہ زندگی

یہ حکومت جس کی داغ بیل محمد بن قاسم نے سندھ میں ڈالی۔ عباسی خلیفہ معتمد باللہ کے زمانے میں اس کا خاتمہ ہو گیا۔ اس کی جگہ چند چھوٹی چھوٹی ریاستیں رہ گئیں جن پر کبھی قرامطہ اور کبھی بنو فاطمہ نے قبضہ کیا۔ سندھ کی اس اسلامی حکومت کی مدت سو سال سے متجاوز نہیں ہوتی مگر مسلمان اس کے بعد بھی اس سرزمین میں بستے رہے اور اس سے پہلے کہ تین سو برس کے بعد ہندوستان پر سلطان محمود غزنوی کا حملہ ہوا۔ ہندو اور مسلمان ایک ہندوستانی قوم کی طرح پھلتے پھولتے رہے پنڈت جواہر لال نہرو وزیراعظم ہند اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "تلاش ہند" میں اس تین سو سالہ مدت کے متعلق لکھتے ہیں کہ:۔

"اب تک (یعنی محمود غزنوی سے پہلے) تقریباً تین سو برس تک اسلام مذہب کی حیثیت سے پُرامن طور پر پھیلا تھا اور ہندوستان کے مذاہب میں بغیر کسی اختلاف و تصادم کے اپنی جگہ حاصل کر لی تھی۔ (تلاش ہند)

سلطان محمود غزنوی

محمد بن قاسم کے تین سو سال بعد ہندوستان پر سلطان محمود غزنوی کا حملہ ہوتا ہے ان کے حملوں میں سومنات کا حملہ سب سے مشہور ہے یہ ان کا ہندوستان پر سولھواں حملہ تھا کہتے ہیں کہ اس حملے میں انہوں نے سومنات کے بت کی ناک توڑی۔ اور پیٹ پھاڑا اور اس کا صندلی دروازہ اٹھا کر غزنی لے گئے۔ حالانکہ سومنات کے مندر میں جس چیز کی پوجا ہوتی تھی۔ اس کی ناک ہوتی ہے نہ پیٹ وہ "لنگ" کے بارہ مندروں میں سے ایک تھا۔ صندلی دروازے کا افسانہ بھی انگریزی عہد کی ایجاد ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان پر ایک سپاہیانہ اثر کے علاوہ اور کوئی اثر نہیں چھوڑا۔ ان کی اولاد میں سلطان مسعود قابل ذکر ہے۔ جن کے نام پر "ابوریحان البیرونی" نے قانون مسعودی لکھی۔ جو ریاضی کی ایک اہم کتاب سمجھی جاتی ہے۔ سلطان مسعود ارباب سیاست کے علاوہ دیندار علماء کے حلقے میں بھی بڑا معزز سمجھا جاتا تھا۔ اسی زمانے کے ایک فقیہہ "ابو محمد ناصحی" نے بھی ایک فقہی تصنیف کو انہیں کے نام پر "کتاب مسعودی" کے نام سے موسوم کیا ہے۔ (تاریخ ہند از ہاشمی)

سلطان مودود

اس کے بعد سلطان مودود قابل ذکر کیا جا سکتا ہے مگر یہ سارا خاندان خاندانی اور قبائلی خانہ جنگیوں میں کچھ اس طرح معروف رہا کہ اسکو ہندوستان میں کوئی ٹھوس اور مضبوط نظام حکومت قائم کرنے کا موقع نہیں ملا۔ پھر بھی چند ایسے واقعات ہیں جن سے ہم کو اس اندھیرے میں روشنی ملتی ہے۔ جیسے سلطان محمود غزنوی کا سومنات کی حکومت ایک ہندو بزرگ کے سپرد کر دینا جن کا نام "دابشلیم" بتایا جاتا ہے۔

ذرا سوچنے کی بات ہے کہ وہ شہر جس پر سلطان مذکور نے بزور شمشیر فتح پائی اور اس کے لئے سفر کی ناقابل برداشت صعوبتیں برداشت کیں۔ آخر اس شہر پر قبضہ کرنے کے بعد وہاں کی حکومت اپنے خاندان یا قبیلہ کے کسی آدمی کو دینے کی بجائے ایک ہندو بزرگ کے حوالہ کیوں کر دی۔ اس سے ان مسلمان بادشاہوں کی سیاست اور ذہنیت کا پتہ چلتا ہے۔

البیرونی

اسی طرح سلطان محمود کا ابوریحان البیرونی کو مجلس علماء کا صدر بنانا جو ہندوانہ علوم و حکمت میں یگانۂ روزگار تھا اور جس نے اٹھارہ سال ہندوستان میں رہ کر سنسکرت سیکھی تھی اور سنسکرت لٹریچر کا مطالعہ کیا تھا۔

سپہ سالار تلک

اپنے نامور باپ کی طرح سلطان مسعود بھی بڑا رواداری تھا۔ اس نے ایک مرتبہ ہندوستانی افواج کا سپہ سالار ایک ہندو حجام کو بنایا جس کا نام "تلک" تھا۔ اور جو پیچ اقوام سے تھا مگر اپنی ذہانت استعداد اور انتظامی صلاحیت کے باعث دربار غزنی میں اعلیٰ عہدے پر پہنچ گیا۔

ہندی کا پہلا مسلمان شاعر اور پنچ منتر کا ترجمہ

اس ادب اور صحافت کے دور میں یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ ہندی کا پہلا مسلمان شاعر دولت غزنویہ ہی میں پیدا ہوا۔ ان کا نام "مسعود سعد سلمان" ہے یہ شاعر محض اپنی ہندی شاعری کے باعث دربار غزنی کے ہم نشینوں میں شامل کیا گیا۔ سنسکرت کی مشہور کتاب "پنچ منتر" کا پہلا فارسی ترجمہ بھی دولت غزنویہ ہی کے عہد میں ہوا۔ (تاریخ ہند از ہاشمی)

غزنی میں ہندو آبادی

تاریخ سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دولت غزنویہ کی راجدھانی غزنی میں ہندوؤں کی بڑی عزت تھی سلطان محمود غزنوی کی زندگی ہی میں اتنے ہندو غزنی جا کر بس گئے تھے کہ غزنی ہندوستان کا ایک شہر مشہور ہو گیا تھا۔

اس جگہ تاریخ ابن خلکان کا یہ جملہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے جو اس نے افغانستان کے متعلق کہا ہے کہ

دھی ناحیۃ من بلاد الھند

اور یہ ہندوستان کا ایک علاقہ ہے

گجرات کو راجدھانی بنانے کا ارادہ

سلطان محمود غزنوی کو ہندوستان سے جتنی محبت تھی اس کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے غزنی کو چھوڑ کر "گجرات" کو سلطنت غزنی کا پایہ تخت بنانا چاہا۔ اگر اس کے فوجی سپاہی اس ارادے کی مخالفت نہ کرتے تو "قطب الدین ایبک" سے پہلے ہندوستان کی راجدھانی ہندوستان میں قائم ہو جاتی

سلطان شہاب الدین غوری

لگ بھگ دو سو سال تک دولت غزنویہ کا ہندوستان کے ایک خطہ پر قبضہ رہا۔ جس کو اب مغربی پاکستان کہتے ہیں۔ لیکن اب ہندوستان میں اس جلیل القدر فرمان ستارہ اقبال طلوع ہونے والا ہے جو تاریخ ہند میں سلطان شہاب الدین غوری کے نام سے مشہور ہے۔ اس جلیل القدر فاتح نے ۵۸۷ھ (۱۱۹۱ء) میں ہندوستان کی طرف پیش قدمی کی اگرچہ ہندوستان میں اس کی زندگی بہت ہی مختصر ثابت ہوئی۔ یہ جب ہندوستان کی تیسری مہم سے فارغ ہو کر ۶۰۳ھ (۱۲۰۶ء) میں لاہور سے غزنی جا رہا تھا تو دریائے سندھ کے ایک مقام پر چند فدائیوں نے رات کی تاریکی میں سلطان کے خیمے پر حملہ کر کے اس کو شہید کر ڈالا

یہیں یہ پہلا موقع ہے کہ ہندوستان کا تعلق بیرونی دنیا سے منقطع ہو گیا یعنی ہندوستان کو استقلال حاصل ہو گیا۔ اس سے پہلے دمشق، بغداد، غزنی اور غور ہندوستان کا پایۂ تخت تھا اور ہندوستان کے متعلق وہاں سے فرمان آتے تھے۔ مگر اب ہندوستان کا پایۂ تخت دہلی بنا۔ بیرونی بادشاہوں کو ابھی تک جو تو قیت تھی وہ ختم ہو گئی۔

خوارزم شاہ کا غوری خاندان کو ختم کرنا

قصہ یہ ہوا کہ سلطان شہاب الدین غوری کے بعد خوارزم شاہ نے غوری خاندان کا خاتمہ کر دیا۔ سلطان شہاب الدین غوری کے وہ "نواب" جن کو انہوں نے ہندوستان میں اپنا نائب بنایا تھا۔ اب مستقل بادشاہ بن گئے اور ہندوستان کا یہ استقلال چھ سو سال یعنی انگریزی راج کے تسلط تک قائم رہا۔

(باقی)

الفضل آپ کا قومی آرگن ہے
اس کی اشاعت کو بڑھانا
آپ کا فرض ہے

وصولی چندہ وقف جدید

یہ ان خوش نصیب احباب کی فہرست ہے جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے چندہ وقف جدید ارسال فرمادیا ہے جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ (ناظم مال وقف جدید)

۱ مولوی بشیر احمد صاحب قادیانی ربوہ	روپے ۱۲/-
فضل الدین صاحب بلیانوالہ ضلع سیالکوٹ	٦/٥٠
فاطمہ بیگم صاحبہ کوئٹہ شہر	٦/٥٠
خلیفہ عبد العزیز صاحب سیالکوٹ شہر	۷/٥٠
خواجہ حمید اسلم صاحب " "	۱۰/-
قریشی بشیر حسین صاحب " "	٦/۲٥
میجر چوہدری شریف احمد صاحب " "	۱۰/-
ریشم بی بی صاحبہ " "	٦/۲٥
چوہدری نور الدین صاحب " "	٦/۱۹
حکیم محمد حسین صاحب " "	٦/-
خلیفہ عبد الرحیم صاحب " "	۱۳/-
سید عبد المجید صاحب نصیر ضلع گجرات	٦/-
سید محمد اصغر صاحب مونگھیری دار الصدر غربی ربوہ	٦/٥٠
سیدہ نادرہ بیگم صاحبہ " "	۲۰/-
فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد احمد صاحب دار الرحمت غربی ربوہ	۷/۳۱
خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ فضل دین صاحب " "	٦/-
فاطمہ صاحبہ بیوہ نور محمد صاحب چغتائی دار الرحمت وسطی ربوہ	۷/-
فضل نور صاحبہ اہلیہ مولوی بقا محمد صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ	۱۱/-
ساجدہ بیگم صاحبہ اہلیہ حبیب اللہ خان صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ	٦/-
چوہدری فتح علی صاحب معہ اہلیہ چک نمبر ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا۔	۹/۱۲
چوہدری غلام احمد صاحب چک شمالی ۹۸ ضلع سرگودھا	روپے ۲۳/۲٥
عبد الغفور بشیر خان صاحبان چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا	٦/۲٥
عبد الرشید صاحب کمیشن شاپ ماندلیانوالہ (بلا تفصیل)	۱٦/۹
شیخ لطیف احمد صاحب میور روڈ لاہور	۱۲/-
ڈاکٹر عبد الماجد صاحب سول لائنز لاہور	٦/-
حمید احمد صاحب کینال پارک لاہور	٦/-
چوہدری محمد یعقوب صاحب چک ۱۲۱/R.B ضلع لائل پور۔ (بلا تفصیل)	۱۸/-
سردار منیر احمد صاحب بھلوال ضلع سرگودھا	۱۲/-
مستری نور محمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ	۱۲/-
حکیم شمیم حسین صاحب وزیر آباد (بلا تفصیل)	۲۴۳/۷٥
جماعت احمدیہ کراچی شہر	۲۰/-
از لجنہ اماء اللہ کراچی شہر	۲۴/-
مولوی محمد صاحب انسپکٹر وقف جدید احمد نگر مشرقی پاکستان (بلا تفصیل)	٦۲/٥٠
مولوی محمد دین صاحب ایم اے۔ محلہ دار الرحمت غربی ربوہ	٦/٥٠
عبد الجلیل صاحب۔ راج گڑھ لاہور	۷/-
اللہ دتہ صاحب دہلوی دار الیمن ربوہ	٦/٦
[illegible] دین صاحب دہلوی معہ اہل و عیال " "	۲/-
میاں امام الدین صاحب " "	٦/-
ملک عبد الخالق صاحب " "	٦/۲۱

"انصار اللہ" کا آئندہ امتحان

انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ امتحان انشاء اللہ یکم جولائی کی بجائے ۸ رجولائی کو بروز اتوار منعقد ہوگا۔ تاریخ کی تبدیلی ازراہ کرم نوٹ فرمائی جائے۔ ربوہ کے احباب کا امتحان ٦ رجولائی کو منعقد ہوگا۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

مکرمی مستری بشیر احمد صاحب، محمد اسلم صاحب، محمد اکرم صاحب، محمد افضل صاحب اور رضیہ بی بی صاحبہ ساکنان محلہ دار النصر ربوہ نے لکھا ہے کہ ہماری والدہ محترمہ حشمت بی بی صاحبہ کو دس مرلہ آراضی واقعہ ربوہ بطور عطیہ ملی ہوئی تھی چونکہ وہ فوت ہو چکی ہیں اس لئے یہ آراضی ہمارے نام منتقل کردی جائے ہم اس پر مکان بنانا چاہتے ہیں اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے

(ناظم دار القضاء ربوہ)

داخلہ شروع

طب یونانی اور ہومیوپیتھی کے لئے صرف چھ ماہ میں ریگولر یا بذریعہ ڈاک کورس میں داخلہ لیکر لیکچر دل سے تعلیم اور سند حاصل کریں پراسپکٹس مفت طلب کریں۔

پرنسپل اسلم میڈیکل کالج رجسٹرڈ ۱۲/٥ بادامی باغ لاہور

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

مکان کی تعمیر پر ایک مخلص دوست کا قابل قدر نمونہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے ضمن میں فرماتے ہیں:۔

"مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً .... مکان کی تعمیر پر خانہ خدا تعالیٰ کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دے دیا کریں"

چنانچہ مکرم الحاج ایم اے خورشید صاحب کراچی سے اپنی چٹھی مورخہ ۱٦ ٦/٦۲ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

برادرم چوہدری عطاء اللہ صاحب جنگوی سیکرٹری چارٹرڈ اکاؤنٹنسی کراچی نے مکان تعمیر کیا ہے اس کی خوشی میں بیرون جات کی مسجد کی تعمیر کے لئے مبلغ ٥٠٠/- روپے کا عطیہ دیا ہے ..... ارسال کررہا ہوں" فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو احباب کے اخلاص میں برکت ڈالے اور اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے انہیں اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے آمین

(وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

اپنے آقا کی آواز پر پیشگی چندہ ادا کرنے کی نیک مثال

جلسہ تحریک جدید کے ثمرات کا ایک اور نمونہ

مکرمی محمد بوٹا صاحب دار النصر ربوہ جن کی گزر اوقات ایک تانگہ کی آمدن پر ہے نے جلسہ تحریک جدید منعقدہ ۳۰ رجون ۱۹٦۲ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر کا ریکارڈ سنکر تحریک جدید کے سال ۲۹ کا چندہ کل بقدر ۱۲۰/- روپے داخل خزانہ کروائے ہیں جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

ملک صاحب کا اخلاص قابل قدر ہے قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے خدا کرے جملہ احباب جماعت میں مسابقت فی الخیر کی یہی روح پیدا ہوجائے اور ہم جلد از جلد تمام دنیا پر اسلام کا غلبہ دیکھیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مشرقی پاکستان کے عہدیداران مال توجہ فرمائیں

مشرقی پاکستان سے موصی اصحاب کی جو رقوم دفتر بہشتی مقبرہ میں وصول ہوتی ہیں ان کے ساتھ سوائے شاذ و نادر کے کوئی تفصیل نہیں آتی کہ یہ رقوم کن اصحاب کی ہیں اور آیا حصہ آمد کی ہیں یا حصہ جائیداد کی ہیں افسوس یہ ہے کہ سیکرٹری صاحبان مال خطوط کے ذریعے دریافت کرنے پر بھی کوئی جواب نہیں دیتے اس وجہ سے کئی رقوم مئی ٥٩ء سے بلا تفصیل پڑی ہیں۔ اور موصیوں کے کھاتوں میں درج نہیں ہوسکیں ظاہر ہے کہ سیکرٹری صاحبان مال کی اس غفلت کے باعث موصی اصحاب کو نقصان ہو رہا ہے۔

لہٰذا ایسی رقوم کے متعلق متعلقہ عہدیداران کو ایک مرتبہ پھر لکھا جا رہا ہے کہ وہ تفصیل ارسال فرمائیں تاکہ اس علاقے کے موصی اصحاب کو نقصان نہ ہو۔ اور نہ ہی وہ عہدیداروں کی سستی اور غفلت کی وجہ سے دفتر بہشتی مقبرہ کے ریکارڈ میں بقایا دار بنتے جائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو

جماعت کے ایک مخلص دوست ایک خوشی کے موقع پر تحریر فرماتے ہیں" کہ مبلغ پانچ روپے بمد وقف جدید ارسال خدمت ہیں اور میں انشاء اللہ تعالیٰ وقف جدید کی کامیابی کے لئے پوری سعی کروں گا" اگرچہ یہ چھوٹی رقم ہے لیکن جس صدق اور اخلاص کے ساتھ یہ ارسال کی گئی ہے ہم اس کی قدر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور خدمت دین کی توفیق عطا کرے آمین۔ دوستو یہ خدمت دین کا وقت ہے جس کے لئے مالی امداد کی ضرورت ہے۔ پس اشاعت اسلام و اشاعت قرآن کے لئے جس قدر رقم بھی ممکن ہو خواہ کثیر ہو یا قلیل وقف جدید کو دے کر عند اللہ ماجور ہوں فجزاہم اللہ احسن الجزاء (ناظم مال وقف جدید)

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۲۳ رجون ٦۲ء کے صفحہ ٦ پر جو اعلان زیر عنوان "وقف ایام رخصت" طلباء جامعہ احمدیہ کا ایک نمونہ شائع ہوا ہے اس میں نمبر ۳ پر نام غلط شائع ہوگیا ہے اسکی جگہ مندرجہ ذیل نام پڑھا جائے

۳۔ عزیز احمد اظہر

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۶۱۲۔ میں عائشہ بی بی بیوہ عمر حیات صاحب مرحوم قوم جہار پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۸ء ساکن کرتو ڈاک خانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں تفصیل جائداد غیر منقولہ ۳ ایکڑ قیمت ۳۰۰۰/- روپے۔ نوٹ:۔ چونکہ چک بندی نہیں اس لئے محل وقوع بتانا مشکل ہے (۲) حق مہر بھی اب کوئی نہیں لے کر کھا چکے ہوئے ہیں (۳) زیور بھی کوئی نہیں۔ میرا گذارہ میرے لڑکے کی آمد پر ہے اور دلیسہ میری مخصوص اور موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۴ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۴ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ بقلم حکیم علی احمد معلم کرتو ۱۰ ۱/۶۲ العبد نشان انگوٹھا عائشہ بی بی موصیہ کرتو ضلع شیخوپورہ ڈاک خانہ خاص۔ گواہ شد ریاست علی پسر موصیہ کرتو ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد پسر موصیہ ثناء اللہ بقلم خود اسٹیٹ محمد آباد ڈاک خانہ خاص ضلع تھرپارکر مغربی پاکستان۔

نمبر ۱۶۶۱۳۔ میں محمود احمد خان قوم افغان پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں مجھے بیس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں اپنی ماہوار آمد کے جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں آئندہ بھی جو میری جائداد منقولہ اور غیر منقولہ ہوگی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرا جو ترکہ ثابت ہوگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد محمود احمد خان معرفت نواب مسعود احمد خان دار الصدر ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ ۲۶ ۴/۶۲۔ گواہ شد محمد جمیل کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

نمبر ۱۶۶۱۴۔ میں اللہ دتہ ولد بڈھا قوم بلوچ پیشہ پنشن خوار عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن رسول نگر ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں تفصیل جائداد۔ مکان واقعہ رسول نگر محلہ بلوچاں ضلع گوجرانوالہ حدود اربعہ مشرق میں یار اللہ دتہ مغرب میں مکان رمضان ارائیں جنوب میں محمد حسین نمبردار شمال میں بدر دین ارائیں مکان دو کمروں پر مشتمل ہے جو کہ کچا ہے قیمت ۷۰۰/- روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرا گذارہ اس وقت پنشن پر ہے جو کہ ۹/- روپے ماہوار ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتا ہوں نیز میرے مرنے پر جو میرا ترکہ ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم حصہ جائداد سے ادا کر دوں تو وہ رقم اس سے منہا کی جاوے۔ العبد اللہ دتہ ولد بڈھا بلوچ ساکن رسول نگر ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد غلام رسول معلم اصلاح و ارشاد رسول نگر ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد سید ناصر احمد احمدی رسول نگر ضلع گوجرانوالہ۔

نمبر ۱۶۶۱۵۔ میں عزیز احمد ولد خوشی محمد قوم حجام پیشہ دکانداری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ ۳/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۵۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد عزیز احمد سکول ٹک شاپ ربوہ۔ گواہ شد سعادت علی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔ گواہ شد غلام مرتضیٰ بی۔ ٹی۔ آئی تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ۳۰ ۳/۶۲۔

نمبر ۱۶۶۱۶۔ میں عطاء الرحیم حامد ولد مولانا ابو العطاء صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر بائیس سال سات ماہ سترہ دن تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ مئی ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں مجھے بطور جیب خرچ ماہوار دس روپے ملتے ہیں جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد عطاء الرحیم حامد ابن مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ ۳ ۵/۶۲ گواہ شد ابو العطاء جالندھری ایڈیٹر الفرقان ربوہ ۵/۶۲۔ گواہ شد محمد شفیع صدر دار الرحمت وسطی ربوہ۔

نمبر ۱۶۶۱۷۔ میں بخشاور بی بی زوجہ ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب قوم جسوال پیشہ خانہ داری عمر ۳۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۴ء ساکن ربوہ محلہ دار النصر غربی ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۵/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے اور منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۱۔ حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ جو کہ میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ ۲۔ زیور طلائی ایک جوڑی ڈنڈیاں وزن ایک تولہ مالیتی ۱۳۰/- روپے کل میزان مبلغ ۶۳۰/- روپے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس کے علاوہ میرے خاوند کی طرف سے مجھے پانچ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ الامۃ نشان انگوٹھا بخشاور بی بی اہلیہ ڈاکٹر عطاء اللہ محلہ دار النصر غربی ربوہ۔ گواہ شد نذیر احمد باجوہ کلرک دفتر وصیت ربوہ۔ گواہ شد ڈاکٹر عطاء اللہ خاوند موصیہ محلہ دار النصر ربوہ۔

نمبر ۱۶۶۱۸۔ میں امۃ العزیز بیگم زوجہ مرزا محمد یوسف ایاز قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بدوملہی حال ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر ایک صد روپے ایک جوڑی کانٹے وزنی ۹ ماشہ قیمت ۹۰/- روپے کل میزان بمعہ مہر ۱۹۰/- روپے یہ میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط الراقم الحروف مرزا محمد یوسف خاوند موصیہ مذکور بدوملہی۔ الامۃ امۃ العزیز بیگم زوجہ مرزا محمد یوسف بدوملہی حال ربوہ محلہ دار الرحمت مکان ۹ ۴/۶۲ ربوہ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم کارکن دفتر وصیت ربوہ۔ گواہ شد مرزا محمد شریف ولد مرزا عمر بیگ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔

نمبر ۱۶۶۱۹۔ میں اللہ رکھی بیوہ اسماعیل صاحب قوم چندھڑ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ ۴/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت میرا حق مہر مبلغ ۲۲/- روپے ہے جو میں نے اپنے خاوند مرحوم سے بصورت نقد وصول کر لیا تھا اور میرے پاس اس وقت نقد موجود ہے۔ میں اپنے مہر اور اگر کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس آمد کے بھی ۱/۴ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میری وفات کے وقت اگر میرا کوئی ترکہ ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے گذارہ کی صورت اس وقت میرے بچوں کے ذریعہ ہے۔ الامۃ نشان انگوٹھا اللہ رکھی معرفت اللہ دتہ صاحب محلہ دار الیمن ربوہ ہیڈ میکر۔ گواہ شد۔ اللہ دتہ ولد علی محمد محلہ دار الیمن ربوہ۔ گواہ شد۔ قاضی محمد حنیف صدر محلہ دار الیمن ربوہ ۲۲ ۴/۵۸۔

ہمدرد نسواں (الٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب فرمائیں۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

نااہل سیاستدانوں کو سیاسی جماعتوں کا رکن بننے کی اجازت نہیں دیجائیگی

سیاسی جماعتوں کی بحالی کا مسودہ اسمبلی میں پیش کیا جا رہا ہے

راولپنڈی ۳۰ر جون وزیر امور داخلہ مسٹر حبیب اللہ خاں قومی اسمبلی میں سیاسی جماعتوں کی تشکیل کے متعلق ایک سرکاری بل پیش کریں گے اس بل کی رو سے سابق سیاستدانوں کو جو مارشل لاء کے دور میں نااہل قرار دئیے گئے تھے سیاسی جماعتوں کے رکن بننے کی اجازت نہیں دی جائیگی اور نہ ہی وہ ان کی سرگرمیوں میں بلاواسطہ حصہ لے سکیں گے۔

بعض ایسی پابندیاں تجویز کی گئی ہیں کہ صرف ایسی جماعتیں قائم ہو سکیں جو عوام کے کسی حلقہ میں مقبول ہیں۔ یاد رہے کہ سیاسی پارٹیوں کی بحالی کے متعلق چار اور غیر سرکاری بل پیش کرنے کا نوٹس دیا گیا ہے پیش کرنے والوں میں مسلم لیگی ممبر صلاح الدین چودھری اور مشرقی پاکستان کے مسٹر فرید احمد کے نام قابل ذکر ہیں۔ ایوب ہال کے کمیٹی روم میں ڈیموکریٹک گروپ کا اجلاس مسٹر محمد علی بوگرہ کی صدارت میں ہوا جس میں متذکرہ بل کے مسودہ پر غور کیا گیا۔

استصواب کا ابتدائی اعلان ۲ر جولائی کو کیا جائیگا

الجزیرہ ۳۰ر جون۔ الجزائر کے مستقبل کے تصفیہ کے سلسلہ میں یکم جولائی کو رائے شماری ہو رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس وقت تک ساٹھ لاکھ الجزائر باشندے اپنے آپ کو استصواب کے سلسلہ میں رجسٹر کرا چکے ہیں۔ ابتدائی نتائج کا اعلان پیر کے روز کر دیا جائے گا۔ الجزائر میں استصواب رائے کا دن قریب آنے پر دہشت پسندوں نے اپنی کارروائیاں ختم کر دی ہیں۔ فرانسیسی فوجیں جو امن و امان برقرار رکھنے اور دہشت پسندوں کے مقابلہ کے لئے ملک کے مختلف حصوں میں متعین کی گئی تھیں انہیں دوسرے علاقوں سے ہٹا کر بزرتا کے قریب جنوبی علاقہ میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

وزیر خارجہ چین جائیں گے

راولپنڈی ۳۰- جون۔ وزیر خارجہ مسٹر محمد علی چین جا رہے ہیں توقع ہے کہ ان کے دورے کی تاریخ قومی اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے بعد طے کی جائے گی۔ مسٹر محمد علی کے دورہ چین کے بعد غالباً صدر ایوب بھی چین کا دورہ کریں گے اور چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی اور چین کے صدر مسٹر لیو شاؤ چائی کو پاکستان آنے کی دعوت دی جائے گی۔

وزیر خارجہ نے کہا کہ مجھے آج سے بہت پہلے دورہ چین کی دعوت دی گئی تھی لیکن کوئی نئی ہ تازہ دعوت نہیں ملی انہوں نے کہا کہ میں عنقریب چین کے دورے پر جاؤں گا۔ اس امر کا امکان ہے کہ پیکنگ میں پاکستان کے سفیر عنقریب ایک اہم پیغام لے کر چین جائیں گے۔

ضروری اعلان برائے مجالس خدام الاحمدیہ

مجلس مرکزیہ کی طرف سے شائع شدہ پروگرام کے مطابق تمام مجالس خدام الاحمدیہ یکم جولائی ۶۲ء سے ۷ر جولائی ۶۲ء تک ہفتہ وصولی منائیں۔

ہمارا رواں سال ختم ہونے میں اب صرف چار ماہ باقی ہیں جو کام ہم نے کرنا ہے وہ زیادہ ہے اور وقت تھوڑا۔ مجالس اپنے بقایاجات بر وقت اسی صورت میں ادا کر سکتی ہیں کہ وہ اپنی رفتار کو بہت زیادہ تیز کر دیں اور اس خیال کو ذہن سے نکال دیں کہ وصولی کے کام کو کسی آئندہ وقت پر ملتوی کیا جا سکتا ہے۔

ہفتہ وصولی کا مقصد یہ ہے کہ اگر مجالس سے سال کے گذشتہ مہینوں میں تساہل ہو چکا ہے تو اب ہم کے رنگ میں خاص کوشش کر کے سابقہ کمی کو پورا کر دیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ تمام مجالس خدام الاحمدیہ اس ہفتہ وصولی کو پورے جوش و خروش کے ساتھ منائیں گی۔ اور اس بات کا خاص خیال رکھیں گی کہ اس وقت تک چندہ سالانہ اجتماع میں بہت کم آمد ہوئی ہے اور اجتماع کے انتظامات کے لئے اخراجات ابتدائے ستمبر سے شروع ہو جاتے ہیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تذکرۃ الشہادتین کا امتحان ۱۲ر اگست کو ہوگا

لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کی طرف سے اس سال امتحان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف کردہ کتاب "تذکرۃ الشہادتین" مقرر ہوئی ہے۔ چونکہ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے اس کتاب کا سٹاک ختم ہو چکا ہے اس لئے امتحان مورخہ یکم جولائی کی بجائے ۱۲ر اگست بروز اتوار ہوگا تمام لجنات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی لجنہ میں تحریک کر کے امتحان دینے والی ممبرات کی فہرست جلد از جلد دفتر لجنہ مرکزیہ میں پہنچا دیں تاکہ پرچے بھجوائے جا سکیں۔

نوٹ:۔ کتاب ہذا ۱۵ر جولائی تک چھپ کر تیار ہو جائے گی اور الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے مل سکے گی۔

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماءاللہ مرکزیہ)

شاہِ ایران کے دورہ پاکستان کو خاص اہمیت حاصل ہے

سنٹو کے معاہدہ اور پاک افغان تعلقات پر مذاکرات کا امکان

راولپنڈی ۳۰ر جون شاہِ ایران کے غیر متوقع دورہ پاکستان کو سیاسی اور سفارتی حلقوں میں بڑی اہمیت دی جا رہی ہے لیکن اعلیٰ سیاسی حلقوں کے بیان کے مطابق خود صدر ایوب کو بھی اس بات کا علم نہیں کہ شاہ ایران ان کے ساتھ کن خاص مسائل پر بات چیت کریں گے شاہ ایران آج یہاں پہنچ رہے ہیں۔

خود صدر ایوب کو بھی شاہِ ایران کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی کہ وہ ان کے ساتھ کن مسائل پر تبادلہ خیال کرنے آ رہے ہیں۔ بہرحال صدر ایوب نے وزیر امور خارجہ اور دفتر خارجہ کے دوسرے اعلیٰ افسروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ پاکستان اور ایران کے مشترکہ دلچسپی کے امور پر انہیں فوری طور پر ضروری معلومات بہم پہنچانے کے لئے تیار رہیں۔ ان امور میں "سنٹو" اور پاک افغانستان تعلقات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

یاد رہے کہ سنٹو کے معاہدہ سے پاکستان اور ایران مطمئن نہیں ہیں۔ گزشتہ دنوں پاکستان کی قومی اسمبلی میں خارجہ پالیسی پر بحث کے دوران تمام ممبروں نے دفاعی معاہدوں پر شدید نکتہ چینی کی تھی۔ سفارتی حلقوں کے مطابق اس بات کا بھی امکان ہے کہ صدر ایوب اور شاہ ایران پاکستان اور افغانستان کے کشیدہ تعلقات پر بھی بات چیت کریں گے ان حلقوں کے مطابق شاہِ ایران پہلے بھی دو تین مرتبہ پاکستان اور افغانستان کے تعلقات کو بہتر بنانے کی ذاتی کوششیں کر چکے ہیں۔

پاکستان کا نیا امریکی قرضہ

کراچی ۳۰- جون۔ حکومت امریکہ نے پاکستان کو تین کروڑ دس لاکھ ڈالر کا ایک قرضہ دینے کی منظوری دی ہے۔ پاکستان اس رقم سے امریکہ سے ریلوے کا سامان خریدے گا امریکہ کے بین الاقوامی امداد کے ادارے نے آج واشنگٹن میں اس کا انکشاف کرتے ہوئے بتایا ہے کہ پاکستان میں ریلوے اور سڑکوں کو جدید بنانے کے لئے امریکہ نے یہ چوتھا قرضہ دیا ہے۔ ریلوے اور سڑکوں کی تجدید و بحالی پاکستان کے دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کا ایک حصہ ہے۔

مسٹر آفتاب عالمی بنک کے گورنر ہوں گے

کراچی ۳۰ر جون منصوبہ بندی کمیشن کے اعلیٰ ماہر اقتصادیات مسٹر آفتاب احمد خاں کو عالمی بنک کا متبادل گورنر مقرر کیا گیا ہے۔

یاد رہے پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر عبد القادر بھی بنک کے گورنر ہیں۔

قومی اسمبلی کے اجلاس میں توسیع

راولپنڈی ۳۰ر جون قومی اسمبلی کا موجودہ سیشن پانچ جولائی کے بعد مزید دو دن کے لئے بڑھا دیا گیا ہے اب اسمبلی کا اجلاس سات جولائی تک جاری رہے گا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۳